۶۰ سال پہلے

وہ آنکھوں میں خاک جھونکتے ہیں، عقل پر پتھر مارتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ کسی کالے کو گورا بنانا اتنا دشوار نہیں ہے جتنا کہ کسی ہندو کو عیسائی بنانا۔ کالی کھال کو کس نے اجلا کیا؟ اور کر سکتا ہے؟ لیکن ہندوؤں کو عیسائی یا عیسائیوں کو مسلمان ہوتے ہوئے کس نے نہیں دیکھا؟ اور کون نہیں دیکھ رہا ہے؟ تورانی نسل کے آدمی کو آریوں کے خون میں کون شریک کر سکتا ہے؟ لیکن رومن کیتھولک کی کتنی آبادیاں تھیں جہاں اب صرف پروٹسٹنٹ آباد ہیں۔ بہرحال قوموں کو ایک مذہب سے علیحدہ ہو کر دوسرے مذہب کی تعلیمات قبول کرتے ہوئے کب نہیں دیکھا گیا اور کہاں نہیں دیکھا جا رہا ہے؟ لیکن چینی بولنے والی قوموں کو بنگالی زبان کے بولنے پر آمادہ ہوتے ہوئے کبھی سنا گیا؟ یا کہیں مشاہدہ کیا گیا؟ افراد کی زبانیں بدلتی رہتی ہیں، اور بدلی جا سکتی ہیں، لیکن قوموں کی زبانوں کا بدلنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ ان کے خیالات میں انقلاب پیدا کرنا۔ پانی کی طرح، تقریباً نصف صدی سے دیکھو کہ، آدمی کی کمائی ہوئی دولت صرف اس غرض سے ہندستان میں بے دردی کے ساتھ بہائی جا رہی ہے کہ جن ہندستانیوں کی زبان ہندستانی (اردو) ہے وہ انگلستانی بولی بولنے لگیں۔ کوئی دقیقہ ہے جو اس کے لیے اٹھا رکھا گیا ہے؟ عمارتوں کا دھوکہ دیا جاتا ہے، فرنیچروں کا مغالطہ پھیلایا جا رہا ہے، ہر ہر صوبے میں کتب خانوں کو فلک نما ایوانوں اور مدرسوں کو سپہر پیما دیوانوں کی شکل تک ترقی دی گئی ہے، اور دی جا رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ قانون بھی ملک کے طول و عرض میں نافذ کیا گیا ہے کہ رزق کے وہ سارے دروازے جسے حکومت نے کھولا ہے ان پر قطعاً بند کر دیے گئے جو انگریزی نہیں جانتے۔ عزت کی کرسیوں سے ہندستان میں وہ محروم کیے جاتے ہیں جو جزائر برطانیہ کی زبان سے جاہل ہیں۔ اخباروں، رسالوں، کانفرنسوں اور لیڈروں، خطیبوں اور مقرروں، سب کے اندر سے یہی آواز پیدا کی جا رہی ہے، کہ زندگی صرف ان کے لیے ہے، جو انگریزی جانتے ہیں۔ موت کا انتظار وہ کریں جو اس زبان سے اب تک بیگانہ ہیں۔ اوپر نیچے، چپ و راست، آگے پیچھے، جدھر نظر اٹھاؤ، صرف انگریزی کے حروف، انگریزی کے بورڈ، انگریزی کے ٹکٹ الغرض آسمان بھی انگریزی بنایا گیا ہے، اور زمین بھی انگریزی ہی میں غرق ہے۔ لیکن کاوش کی ان سرگرمیوں اور کوشش کی ان ہنگامہ آرائیوں کے بعد نتیجہ کیا ہے؟ ملک کے دس فی صد باشندوں نے ابھی صرف انگریزی سیکھی ہے، اور اپنی مادری زبان کو چھوڑ کر اس کو اپنی زبان نہیں بنایا ہے۔ (مناظر احسن گیلانی، جلد ۷، عدد ۱، اکتوبر ۱۹۳۵)